194

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر ”الفضل“ ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو زکام کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں :۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے محمد اللہ

قاضی محمد نذیر صاحب۔ مولوی ابو العطاء صاحب۔ اور مولوی محمد یار صاحب گنج کے جلسہ سے واپس آگئے ہیں :۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۰ | ۲۹ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۱۸ ماہ شوال ۱۳۶۱ ھ | ۲۹ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۵۲

اِسلامی مرکزیت اور پاکستان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نے جہاں دنیا میں ایک ایسی جماعت پیدا کی۔ جو اسلام کے احیاء و عروج کے لئے سرگرم عمل ہے۔ وہاں اس کا ایک نہایت خوشگوار اور امید افزا اثر یہ بھی ہے کہ عام مسلمانوں میں اپنی زبوں حالی اور انحطاط قومی کا احساس پیدا ہو رہا ہے بلکہ بعض قلوب میں اوپر اُٹھنے کا خیال بھی چٹکیاں لینے لگا ہے۔ لیکن افسوس کہ آسمانی نُور سے محروم ہونے کی وجہ سے وُہ صحیح راہ کو نہیں پا سکتے۔ اور اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مار رہے ہیں۔ اسلامی اخبارات میں گاہے گاہے ”مسلمانوں کی موجودہ ذہنی اور فکری طوائف الملوکی کے یاس انگیز دَور“ کا ذکر اور اس کے علاج کی صورتیں تجویز ہوتی رہتی ہیں۔ جن پر تبصرہ کرتے ہُوئے ہم نے کئی بار اپنے گم کردہ راہ بھائیوں کی خدمت میں محض ان کی ہمدردی اور خیر خواہی کے پیش نظر اپنی مخلصانہ گزارشات پیش کی ہیں :۔

معاصر ”احسان“ ۲۷ اکتوبر میں ”ہماری جد و جہد کی آخری منزل“ پر اظہار خیال کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ”مسلمانوں کی مسلسل ناکامیوں کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اب تک ہماری جد و جہد میں وحدت و یگانگت کا عنصر مفقود رہا ہے“!

پھر لکھا ہے۔ کہ :۔

”مسلمانوں سے اسلام کا بنیادی مطالبہ یہ ہے۔ کہ تمام عالم اسلام کا ایک خالص اسلامی مرکز ہو۔ جس کی ہیئت ناظمہ و ہیئت حاکمہ اسلامی اصول و نظریات کے ماتحت ترتیب دی گئی ہو۔ نیز مختلف ممالک میں ماتحت مراکز ہوں۔ جو ایسے بین الاسلامی مرکز اعلیٰ کی شاخیں متصوّر ہوں۔ اور ان مراکز ماتحت کی ہیئت اجتماعی بھی اسلامی نقطۂ نظر کے ماتحت عمل میں لائی جائے۔ ان میں کوئی ایسا دستور اساسی و کانسٹی ٹیوشن قابل عمل نہ سمجھا جائے۔ جو انسانی عقل و فکر کا نتیجہ ہو کیونکہ اسلام کا بنیادی نظریہ یہ ہے۔ کہ آئین سازی کا بلند وارفع منصب صرف رب العالمین کے ساتھ مخصوص ہے“!

بالآخر لکھا ہے :۔

”اس لئے مسلمانانِ ہند کا اس وقت فرض بھی فرض ہوگا۔ کہ وُہ ہندوستان کے کسی حصہ میں اپنی مرکزیت قائم کریں تاکہ وُہ اس مرکزیت کی بدولت اپنی منتشر طاقتوں کو ایک جگہ کمیٹ سکیں۔ اس ”جزوی مرکزیت“ کا دوسرا نام پاکستان ہے۔ اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں کا بھی ان حالات کے مطابق یہی فرض ہے۔ کہ وُہ اپنی مرکزیت کے قیام کے لئے جد و جہد کریں۔ ان جزوی مراکز کے قیام کے بعد دوسری منزل یہ ہے کہ ان تمام مراکز کو ایک سلسلۂ اتحاد میں منسلک کر دیا جائے۔ اور ان اجزاء سے ایک مرکزیت عظمیٰ کا وجود عمل میں لایا جائے۔ اس مرکزیت عظمیٰ کا نام بین الاسلامی اتحاد“ یا ”پان اسلام ازم ہے“!

گویا بالفاظ دیگر موجودہ وقت میں مسلمانوں کے لئے کامیابی کی صورت اگر کوئی ہے۔ تو وُہ پاکستان اور پان اسلام ازم ہے۔ جزوی مرکزیت۔ اور مرکزیت عظمیٰ الحفیظ اور مسلمانوں کی کامیابی کا صحیح رستہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا۔ لیکن مضمون نگار نے اس خالص اسلامی نظام کو پاکستان اور پان اسلام ازم کی تحریکوں کے ساتھ ملانے میں سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ یہ تحریکات ہندوستان اور دوسرے ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے تحفظ کی ضامن ہوسکیں اور ہمسایہ اقوام کے ساتھ سیاسی کشمکش اور جد و جہد میں ان کے لئے مفید ثابت ہوں۔ لیکن یہ امر کہ یہ تحریکات اور وُہ اسلامی ”جزوی مرکزیت“ و ”مرکزیت عظمےٰ“ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے قائم کیا۔ اور جس کے قیام و استحکام پر قرآن کریم نے تمام دُنیا کے امن و امان کا انحصار رکھا ہے۔ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ اسلام کے منشاء کے سراسر خلاف بات ہے مسلمانوں کی کامیابی اسلام کی مجوزہ ”جزوی مرکزیت“ اور ”مرکزیت عظمیٰ“ میں ہے۔ نہ کہ پاکستان اور پان اسلام ازم میں۔ اور اسلامی مرکزیت کے قیام کی یہ صورت نہیں۔ جو مضمون نگار نے تجویز کی ہے۔ یعنی یہ کہ ”مسلمانانِ ہند ہندوستان کے کسی حصہ میں اپنی مرکزیت قائم کریں“! ایسی مرکزیت کہ جو مسلمانوں کی ”مسلسل ناکامیوں“ کو کامیابیوں سے اور ان کی ”موجودہ ذہنی اور فکری طوائف الملوکی کے یاس انگیز دَور“ کو وحدت و یگانگت اور امیدوں و آرزوؤں سے لبریز مستقبل سے بدل دے مسلمانانِ ہند ہندوستان کے کسی حصہ میں قائم نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ وُہ مرکزیت ہے۔ جسے خدا تعالیٰ ہی قائم کر سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اسلام کے دورِ اول میں اس مرکزیت نے مسلمانوں کے عروج اور ترقی میں بہت مدد دی ہے۔ لیکن اس کو خود مسلمانوں نے قائم نہ کیا تھا۔ بلکہ تمام جہانوں کے خدا نے قائم کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذریعہ قائم کیا تھا۔ اور جو مسلمان اس خیال میں ہیں۔ کہ ایسی عظیم بالشان چیز کو آج وُہ خود بخود پیدا کر سکتے ہیں۔ وُہ سخت غلطی پر ہیں :۔

حقیقت یہ ہے کہ اس مرکزیت کو انسانی تدابیر اور جدوجہد انتہائی منزل پر پہونچکر بھی قائم نہیں کر سکتی۔ اسے خدا تعالیٰ اپنے مامورین و مرسلین کے ذریعہ ہی قائم کرتا ہے اور اس نے اسے قائم کر دیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت کس قدر قابل رحم ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی حالت پر رحم فرما کر ان کے لئے اس مرکزیت کے سامان مہیا فرمائے۔ اپنے ایک مامور کو مبعوث فرمایا جس نے قادیان میں اس مرکزیت عظمےٰ کی بنیاد رکھ کر دنیا کے ہر گوشہ میں "جزوی مرکزیت" قائم فرمائی۔ جو "بین الاسلامی مرکز اعلےٰ" کی شاخیں متصور ہوتی ہیں۔ اور جس نے اس مرکزیت کے دستور اساسی کی بنیاد انسانی عقل و فکر کے کسی نتیجہ پر نہیں رکھی۔ بلکہ آئین سازی کا بلند و ارفع منصب صرف رب العالمین تک مخصوص رکھا"۔ مسلمان اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ ان کے امراض اور ان کے مصائب کا حقیقی اور صحیح علاج یہی ہے۔ لیکن وائے محرومی کہ خدا تعالیٰ کی قائم کی ہوئی مرکزیت سے دور ہو کر وہ خود اس کے متوازی مرکزیت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور جیب دنیوی حکومت کے کسی انتظام کے مقابلہ پر اپنا علیحدہ اور متوازی انتظام قائم کرنے والا کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ مرکزیت چھوڑ کر مسلمان کوئی مرکزیت قائم کرنے پر کیونکر قادر ہو سکتے ہیں؟

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی امریکہ کو روانگی

آنریبل چوہدری صاحب کے متعلق ایسوشی ایٹڈ پریس کی ۲۵ اکتوبر کی شائع کردہ اطلاع یہ ہے۔ کہ "آپ اپنے سیکرٹری کی معیت میں کراچی پہونچ گئے۔ اور احمدیہ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں تقریر کی۔ مسٹر جمشید نوشیرواں اس جلسہ کے صدر تھے"۔ اور ۲۹ اکتوبر کی اطلاع یہ ہے۔ کہ آپ آج بحر الکاہل کی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے سکندریہ اور برازیل کے راستہ امریکہ جا رہے ہیں۔ احباب اپنے معزز اور مخلص بھائی کے بخیر و عافیت منزل پر پہونچنے اور کامیاب مراجعت کے لئے دعا فرمائیں۔

مختلف مقامات میں سیرت پیشوایان مذاہب کے متعلق جلسے

حیدر آباد

سکندر آباد ۲۶ اکتوبر۔ جناب سیٹھ عبداللہ الہدین صاحب نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ کل احمدیہ جوبلی بلڈنگ حیدر آباد میں منعقد ہوا۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر ریٹائرڈ ہائیکورٹ جج صدر تھے۔ مسٹر برزو جی تارا پوروالا ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ کسٹم نے زرتشت ازم کی مسٹر سبھراؤ نے تھیوسافی کی۔ مسٹر شاستری۔ ایم اے سنسکرت پروفیسر نظام کالج نے ہندو ازم کی ریورینڈ ورانی نے عیسائیت کی۔ اور مولوی عبدالقادر صاحب اور مولوی عبدالسلام صاحب نے اسلام اور احمدیت کی نمائندگی کی۔ ایسے جلسے تمام ہندوستان میں ہوئے تین سال ہوئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ تحریک شروع فرمائی تھی۔ تا مختلف مذاہب کے لوگوں میں زیادہ بہتر تعلقات پیدا ہو سکیں

بمبئی

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ عبداللطیف صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ ہوا۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر پروفیسر دربار اسنگھ صاحب مسٹر بنیرجی اور مہراج کشن صاحب نے تقریریں کیں۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے۔ احمدی مبلغ کی تقریر خاص توجہ سے سنی اور پسند کی گئی۔ اور اس تحریک کی عام طور پر تعریف کی گئی۔ قریشی جلال الدین احمد صاحب اسسٹنٹ پرچیز آفیسر سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے

مومن اور کافر کے درمیان ایک فرقان رکھا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے منھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات یعنی تین قسم کے مومن ہوتے ہیں۔ ایک تو ظالم لنفسہ ہوتے ہیں۔ ان میں گناہ کی آلائش موجود ہوتی ہے۔ بعض میانہ رو اور بعض سراسر نیک ہوتے ہیں۔ اب ہمیں کیا معلوم ہے کہ کون کس درجہ اور مقام پر ہے۔ ہر ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ الگ معاملہ ہے۔ جیسا کوئی اس سے تعلق رکھتا ہے ویسا ہی وہ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ جو لوگ کامل الایمان ہیں میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں امتیاز دے گا۔ کیونکہ مومن اور کافر کے درمیان ایک فرقان رکھا جاتا ہے۔ قرآن شریف میں مومن سے وہ مراد نہیں ہے۔ کہ صرف زبان تک ہی اس کی قیل و قال محدود ہو۔ اور صبح وہ ایمان کا کام کرے تو شام کو کفر کا کرے ایک لقمہ وہ تریاق کا کھاتا ہے۔ اور دوسرا زہر کا بھی کھا لیتا ہے۔ ایسے شخص کو وہ فرقان اور امتیاز جو مومن کے لئے مقرر کیا گیا ہے نہیں دیا جاتا۔ تم خود ہی سوچ لو۔ کہ وہ مریض جو پرہیز نہیں کرتا ہے۔ خواہ اس کو کیسے ہی شفا بخش نسخے دیئے جائیں۔ اور وہ کتنے ہی مجرب کیوں نہ ہوں۔ لیکن اگر وہ پرہیز نہیں کرتا۔ تو وہ نسخے اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ پس یہی حال بیعت کا ہے۔ اگر کوئی شخص بیعت تو کرتا ہے۔ لیکن شرائط کو پورا نہیں کرتا۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلی جو بیعت کا اصل مقصد ہے نہیں کرتا۔ وہ اپنے لئے وبال جان ہو جاتا ہے۔ ہاں کامل الایمان اکسیر ہے اس کے ساتھ فرقان رکھا جاتا ہے۔ اگر یہ امتیاز نہ ہوتا تو دنیا تباہ ہو جاتی۔ اور خدا تعالیٰ پر ایمان لانا مشکل ہو جاتا۔ اس قسم کے نشانوں سے ہی خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان پیدا ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

دریا کے کنارے

عرصہ ہوا ایک لائبریری کے لئے اعلان کیا گیا تھا بفضلہ تعالیٰ یہ لائبریری ایک خاص بزرگ و خادم سلسلہ اور ان کی اہلیہ محترمہ کی فراخ حوصلگی سے قائم ہوئی۔ فرنیچر و کتب اس لائبریری کے لئے مہیا ہوئیں۔ لیکن اس سال راوی میں جس کے کنارے کی آبادی کے لئے یہ چشمہ ہدایت جاری ہوا تھا۔ ایسی طغیانی آئی کہ بوڑھے سے بوڑھے شخص کی یاد میں بھی کبھی ایسی طغیانی نہیں آئی تھی۔ فرنیچر اور کتب تو محفوظ کر لیں لیکن عمارت محفوظ نہ رہ سکی۔ اور تمام کی تمام عمارت منہدم ہو گئی۔ اب وہاں کے احباب کا تخمینہ آیا ہے۔ کہ ۶۰۰ روپیہ خرچ کر کے اس عمارت کو پختہ کر لیا جائے۔ گو سارا گاؤں اس طغیانی کا شکار ہوا ہے۔ اور لوگوں کی فصلیں اور مکانات ضائع ہو گئے ہیں۔ اور سب اپنے اپنے گزارہ کے لئے سخت پریشان اور فکر مند ہیں۔ لیکن ان لوگوں کا یہ دینی جوش قابل قدر ہے۔ کہ اپنی مصیبت میں لائبریری کے پختہ کرنے کا بھی ساتھ ہی تہیہ کر رہے ہیں۔ جو دوست ان کی امداد کے لئے ہاتھ بڑھائیں وہ "دریا کے کنارے لائبریری" کے عنوان کے ماتحت رقم دفتر محاسب میں بھیجکر ممنون فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وقارِ عمل میں ہم خود شریک ہوں گے اور دوسروں کو شریک کریں گے۔ (مہتمم وقارِ عمل)

195

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث

دانتوں کی صفائی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حدیث:۔ ابو بردہ صحابی سے روایت ہے قال اتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوجدتہ یستن بسواک بیدہ یقول أُع أُع والسواک فی فیہ کانہ یتہوع۔

ترجمہ:۔ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ آپ اُع اُع کی آواز نکال رہے تھے جیسے آپ قے کرنے پر آمادہ ہیں:۔

تشریح:۔ خدا تعالےٰ نے انسان کے منہ میں جو بتیس دانت رکھے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہے۔ کہ غذا کو اچھی طرح چبا کر کھایا جائے۔ زبان۔ مسوڑھے۔ حلق کے مسام رطوبت اور فضلات خارج کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے تری قائم رہتی ہے اگر کچھ دیر منہ بند رکھا جائے۔ تو خمیر پیدا ہو کر زہر بن جاتا ہے اور دانتوں پر بھی جم جاتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں جب غذا کھائی جائے۔ تو معدہ میں جا کر خون کو خراب کر دیتی ہے۔ اس زہر کا دانتوں پر بھی بہت برا اثر پڑتا ہے۔ دانتوں کی خرابی کی وجہ سے ہزاروں بیماریاں ظہور میں آتی ہیں۔ اگر دانت۔ مسوڑھے زبان۔ حلق وغیرہ گندے رہیں۔ تو تمام جگہ ہوا متعفن ہو جائے گی۔ پائیوریا کے مریض اسی لئے اچھے نہیں ہوتے۔ کہ ان کے دانتوں میں زہر پیدا ہو چکا ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ تمام دانت نکلوانے پڑتے ہیں۔ مسواک کے معنی دانتوں کو صاف کرنا ہے۔ خواہ کسی چیز سے کیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ آپ کس اہتمام سے مسواک فرمایا کرتے۔ اگر مسلمان آپ کے تعامل پر کاربند ہو جائیں تو دنیا کے لئے کیا ہی اچھا نمونہ ہو۔ ہمارے مذہب میں پانچ نمازیں ہیں۔ اگر کم از کم ان اوقات میں دانتوں کو صاف کیا جائے تو ہر شخص کے لئے بہت ہی بہتر بات ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم علاوہ دانتوں کے زبان پر بھی مسواک کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس حدیث میں آیا ہے۔ کہ آپ اُع اُع کی آواز نکال رہے تھے۔ تاکہ زبان اور حلق جہاں میل جمع ہو سکتی ہے۔ صاف ہو جائیں۔ مسواک کرنا نشاط پیدا کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آیا ہے۔ کان یکرہ ان یوجد منہ الریح۔ یعنی آپ ناپسند فرماتے تھے۔ کہ آپ کے منہ سے بدبو آئے۔ اور آپ فرماتے ہیں۔ لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوٰۃ۔ اگر مجھے مشقت معلوم نہ ہوتی۔ تو میں ہر نماز پر مسواک کا حکم دیتا۔ حضور علیہ السلام کی زندگی کا آخری فعل مسواک کرنا ہے۔ چنانچہ جس دن آپ فوت ہوئے۔ فجر کا وقت تھا۔ کہ آپ کھڑے ہو گئے۔ اور مسجد میں کھڑکی سے جھانک کر دیکھا لوگ مصروف نماز تھے آپ خوش ہوئے کہ جس مقصد کے لئے میں مبعوث کیا گیا تھا۔ یعنی خدائے واحد کی عبادت کا قیام۔ وہ پورا ہو گیا۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ اور چارپائی پر لیٹ گئے۔ آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی۔ تو حضرت عائشہ رضہ نے چارپائی کے نیچے ایک برتن رکھ دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاجت پوری کی۔ پھر آپ لیٹ گئے۔ اتنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی نماز فجر ادا کر کے اندر آئے۔ وہ اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ آپ نے اس کی طرف اس طرح دیکھا۔ کہ آپ کی خواہش ہے کہ میں مسواک کروں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رض نے آپ سے پوچھا۔ کیا آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عائشہ رضہ نے اس حصہ کو الگ کر دیا جو کہ کام آ چکا تھا۔ اور مسواک آپ کو دے دی۔ آپ نے مسواک اتنے اطمینان سے اور باقاعدگی سے کی۔ کہ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں قبل ازیں آپ نے کبھی بھی اس طرح مسواک نہ کی تھی۔ غور کرو۔ ایک شخص جو کہ اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہے اس کو اپنی صفائی کا کس قدر خیال ہے جب مسواک کر چکے۔ تو اللھم بالرفیق الاعلےٰ کہتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے جا ملے۔ آپ کے اس تعامل سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے۔ جس شخص کی ظاہری صفائی ہو گی۔ اسے روح میں تازگی محسوس ہو گی نماز۔ روزہ اور دیگر معروف امور کا بخوبی عامل ہو سکتا ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک روایت بیان کر دیتا ہوں۔ کہ آپ مکان وغیرہ کی نالیوں میں اپنے ہاتھ سے فینائل ڈالا کرتے تھے۔ اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ میری جماعت کے لوگ اگر ہو سکے۔ تو مکان کی بالائی منزل پر رہیں۔ تاکہ ہوا وغیرہ کی آمد و رفت بخوبی ہو۔ جو کہ صحت کے لئے اشد ضروری ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تعامل اور اسوۂ حسنہ پر قدم ماریں۔

سوتے وقت ہر مومن کو رُو بخدا ہو جانا چاہیئے

حدیث:۔ براء بن عازب رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذا اتیت مضجعک فتوضأ وضوئک للصلوٰۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللھم اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لاملجأ ولامنجا الا الیک اللھم اٰمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت فان مت من لیلتک فانت علی الفطرۃ واجعلھن اٰخر ما تتکلم بہ ....؛

ترجمہ۔ جب تم اپنے بستر پر آؤ۔ تو تم اسی طرح وضو کرو جیسا نماز کے لئے وضو کرتے ہو۔ پھر اپنی دائیں کروٹ کے بل لیٹو۔ اور یوں دعا کرو۔ اے اللہ میں نے اپنے تئیں کلیۃً تیرے حوالہ کر دیا اپنا آپ تجھے سونپ دیا۔ اور تیرے آسرے پر اپنی پیٹھ رکھدی۔ امید رکھتے ہوئے ڈرتے ہوئے تیرے ہی حضور آتا ہے نہ کوئی جائے پناہ ہے۔ اور نہ تجھ سے بچکر بھاگنے کی صورت اور نجات کی جگہ مگر تیرے ہی پاس اے اللہ میں تیرے قرآن پر جس کو تو نے نازل کیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جس کو تو نے مبعوث کیا۔ ایمان لایا۔ اگر تم اسی رات مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے۔ اور یہ کلمات آخری بات ہوں۔ جو تم کہو؛

تشریح۔ جسے توفیق ہو یہ حدیث یاد کرلے اور جو یاد نہیں کر سکتا۔ اس کے مفہوم کو ہی سوتے وقت ذہن میں رکھ لیا کرے۔ سارا دن کوئی تجارت میں۔ کوئی زراعت میں کوئی ملازمت میں۔ اور کوئی مقدمات کے سلسلہ میں اپنی توجہ رکھتا ہے۔ مگر رات کو سوتے وقت اس کا فرض ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرے کہ اب میں یکسو ہو کر تیری جناب میں حاضر ہوتا ہوں۔ دن بھر تو میں اپنی حفاظت کرتا رہا۔ مگر اب میں اپنی حفاظت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نیند اور موت میں ایک قسم کی مشابہت ہے النوم اخ الموت۔ اس لئے سوتے وقت انسان اقرار کرتا ہے۔ کہ میں حقیقی توجہ تیری طرف کرتا ہوں۔ اور دل و دماغ سے سب خیالات نکال دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۂ اول رضہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے دل کو تمام رنج اور کدورتوں سے صاف کر کے سوتا ہوں۔ یہ صرف منہ کی باتیں ہی نہیں۔ بلکہ بہت بڑا مجاہدہ چاہتی ہیں لاملجأ ولامنجا الا الیک۔ اے اللہ میں تیری مار سے بھاگ کر تیری ہی طرف بھاگوں گا۔ یعنی اے اللہ اگر تو میری کوتاہیوں کی وجہ سے ناراض ہے۔ تو میں تجھے ہی آخری عدالت سمجھتا ہوں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان۔ تم جہاں جاؤ گے۔ خدا کی سلطنت ہو گی ایک دفعہ ایک ہندو حافظ روشن علی صاحب سے مباحثہ کرنے کے لئے آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ خدا میں تو اتنی قدرت بھی نہیں۔ کہ ایک شخص کو اسکے شہر سے نکالدے۔ لیکن مہاراجہ پٹیالہ جسے چاہے نکال سکتا ہے۔ حافظ صاحب نے کیا ہی لطیف جواب دیا۔ کہ یہ تو دنیوی حاکموں کا نقص ہے نہ کہ خوبی۔ کیونکہ ایک جگہ سے کوئی شخص نکل کر دوسری جگہ سکونت اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن وہ کونسا علاقہ ہے جہاں خدا کی سلطنت نہیں پھر فرمایا۔ یہ تمہاری آخری باتیں ہوں۔ اس کے بعد کسی قسم کا کلام نہ کیا جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا۔ کہ اگر تم اس رات مر گئے۔ تو فطرت پر مرو گے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ فطرت انسانی پاک ہے۔ اور ظاہری حالات اس کو مکدر کر دیتے ہیں۔ اس لئے انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ دعا وغیرہ سے اپنی فطرت کو پاک وصاف کرتا رہے:۔ خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دُنیا کی تمام قوموں کو اسلام کا زندگی بخش پیغام

اسلام اور عیسائیت دونوں تبلیغی مذہب ہیں۔ اور دونوں نے اپنے اپنے پیرووں کو اس امر کی ہدائت کی ہے۔ کہ وہ حق و صداقت کا پیغام صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھیں بلکہ دوسرے لوگوں تک بھی اسے پہنچائیں۔ تاکہ وہ بھی خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکیں۔ اور ان کے دل کی تاریکیاں دور ہوں۔ چنانچہ اسلام امت محمدیہ کے قیام کی غرض ہی یہ بیان فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو دعوت اسلام دے۔ چنانچہ فرماتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تم تمام امتوں میں سے بہتر امت ہو۔ اور تمہاری واحد غرض یہی ہے۔ کہ تم لوگوں کے قلوب کو نور اور معرفت سے لبریز کردو۔ ان کے مردہ جسموں میں رُوح۔ ان کی آنکھوں میں قوت بینائی۔ ان کے کانوں میں قوت شنوائی اور ان کی زبانوں میں قوت گویائی پیدا کرو۔ تاکہ وُہ خدا تعالےٰ کی بشری بن جائیں۔ اور ان کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی صفات اور اسکی قدرتوں کا ظہور ہو۔ انجیل بھی تبلیغ پر زور دیتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح نے اپنے حواریوں سے فرمایا "جو کچھ میں تمہیں اندھیرے میں کہتا ہوں اجالے میں کہو۔ اور جو کچھ تمہارے کانوں میں کہا جائے کوٹھوں پر منادی کرو (متی $\frac{۱۰}{۲۷}$) اسی طرح فرمایا "تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو۔ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور انہیں سکھاؤ۔ کہ ان سب باتوں پر جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے عمل کریں۔ (متی $\frac{۲۸}{۱۹}$) گویا تبلیغ کا حکم دینے میں اسلام اور عیسائیت دونوں یکساں دکھائی دیتے ہیں لیکن تفصیلات پر جب نظر ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام اور عیسائیت کی تبلیغی جدوجہد اور اس کی حدود میں عظیم الشان فرق ہے۔ ویسا ہی فرق جیسا کہ ایک کرمک شب تاب اور آفتاب نصف النہار میں ہوتا ہے چنانچہ پہلا امتیاز جو اسلامی تبلیغ کو نمایاں شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وُہ یہ ہے کہ اسلام دُنیا کے تمام لوگوں تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہر اسود و احمر، ہر مشرقی اور مغربی ہر کالے اور گورے کو صداقت سے روشناس کرانا امت محمدیہ کا فرض قرار دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے واوحی الیّ ھٰذا القراٰن لانذرکم بہ ومن بلغ کہ میری طرف یہ قرآن اس لئے وحی کیا گیا ہے، تاکہ میں اس کے ذریعہ تمہیں بھی انذار کروں۔ اور ہر شخص کو اس کا پیغام پہونچاؤں، جس کے کانوں تک اس کی آواز پہونچ سکے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ ہم نے تجھے تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر فرماتا ہے قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً تو لوگوں سے کہہ دے، میں تم سب کیطرف خدا کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ہندوستان والے یہ نہیں کہہ سکتے، کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف عرب کے لئے رسول تھے ہمارے لئے نہیں۔ حبش والے یہ عذر پیش نہیں کرسکتے۔ جاپان والے یہ نہیں کہہ سکتے۔ یورپ اور امریکہ کے رہنے والے اپنے آپکو اس رسول کی غلامی سے الگ قرار نہیں دے سکتے۔ دنیا کی تمام اقوام دُنیا کی تمام سلطنتیں دُنیا کے تمام جتھے اور دنیا کے تمام لوگ اس پیغام کے مخاطب ہیں، اور ان کا اولین فرض ہے، کہ اس پیغام کو قبول کریں۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کریں۔ گویا اسلام عالمگیر اخوت، کا پیغام دنیا میں لایا۔ اور اس نے تمام بڑوں اور چھوٹوں کو۔ گوروں اور کالوں کو زرد اور سُرخ اقوام کو ایک ہی زنجیر محبت میں پرو دیا۔ وہ ویدوں کیطرح یہ نہیں کہتا کہ شودر اگر خدا کا کلام سن لے۔ تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دو۔ نہ وُہ اعلیٰ حسب و نسب اور رنگ و نسل اور قومیتوں کے امتیاز پر بڑائی کی بنیاد رکھتا ہے، اس کے نزدیک خدا تعالےٰ کا پیغام پہونچانے کے لحاظ سے ایک مفلس و کنگال اور دُنیا کے بادشاہ دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ بادشاہ کو بھی خُدا نے پیدا کیا۔ اور اس مفلس کو بھی خُدا نے پیدا کیا۔ اور وُہ دونوں اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا پیغام۔ اور اسکا رُوح کو تسکین بخشنے والا کلام ان تک پہونچایا جائے۔ اس کے مقابلہ میں انجیل کیا کہتی ہے، اس کے لئے متی $\frac{۷}{۶}$ کو دیکھا جاسکتا ہے۔ جہاں حضرت مسیح فرماتے ہیں تم پاک چیز کتوں کو نہ دو۔ اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ پاک چیز خدا تعالےٰ کا وہ کلام ہے۔ جو پاک دلوں پر اترتا ہے، اور موتی حق و حکمت کی وُہ باتیں ہیں۔ جن سے بڑھ کر قیمتی چیز کوئی نہیں ہوسکتی۔ چاہیئے تھا۔ کہ ان موتیوں سے ہر شخص کے گھر کو بھر دیا جاتا۔ ناداروں کو زردار اور مفلسوں کو صاحب اموال بنا دیا جاتا۔ مگر حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کو اس امر کی ممانعت فرمادی۔ اس کی مزید وضاحت متی باب ۱۵ سے ہوتی ہے۔ وہاں لکھا ہے "یسوع وہاں سے روانہ ہوکے صور اور صیدا کی اطراف میں گیا اور دیکھو ایک کنعانی عورت وہاں کی سرزمین سے نکل کے اسے پکارتی ہوئی چلی آئی۔ کہ اے خداوند داؤد کے بیٹے مجھ پر رحم کر کہ میری بیٹی ایک دیو کے غلبہ سے بے حال ہے، اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ تب اس کے شاگردوں نے پاس آکر اس کی منت کی۔ کہ اسے رخصت کر کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے، اس نے جواب میں کہا میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ پر وہ آئی اور اسے سجدہ کرکے کہا اے خداوند میری مدد کر اس نے جواب دیا مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دیں۔" یہ واقعہ بھی بالصراحت بتا رہا ہے کہ حضرت مسیح نے اپنی بعثت کا دائرہ صرف بنی اسرائیل تک محدود رکھا تھا۔ اور کھول کر بتا دیا تھا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے ہی آیا ہوں۔ اور کسی کیطرف نہیں آیا۔ اسی لئے حضرت مسیح اپنے حواریوں کو تبلیغ پر جاتے وقت جو ہدایات دیا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ "غیر قوموں کیطرف نہ جانا، اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ پہلے اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ" (متی $\frac{۱۰}{۶}$) گویا حواریوں کو سختی سے اس بات کی ہدائت تھی۔ کہ غیر قوموں کو تبلیغ نہیں کرنی، چنانچہ جب بعض غیر قوموں نے پطرس کی دعوت پر عیسائیت کو قبول کرلیا۔ تو وہ عیسائی جو حضرت مسیح کی تعلیم پر کاربند تھے سخت ناراض ہوئے کہ حضرت مسیح کی ہدائت کی خلاف ورزی کیوں کی گئی ہے چنانچہ "اعمال" میں لکھا ہے "رسولوں اور بھائیوں نے جو یہودیہ میں تھے سنا کہ غیر قوموں نے بھی خدا کا کلام قبول کیا۔ اور جب پطرس یروشلم میں آیا۔ تو مختون اس سے یہ کہہ کے بحث کرنے لگے، کہ تو نامختونوں کے پاس گیا۔ اور ان کے ساتھ کھایا" (اعمال $\frac{۱۱}{۱تا۳}$) اسی طرح لکھا ہے "وہ جو اس جور و جفا سے جو کہ ستفنس کے سبب برپا ہوئی تھیں تتر بتر ہوگئے تھے پھرتے پھرتے فینکے و کپرس اور انطاکیہ میں پہنچے، مگر یہودیوں کے سوا کسی کو کلام نہ سناتے تھے (اعمال $\frac{۱۱}{۱۹}$) غرض حضرت مسیح کی تعلیم اور ابتدائی حواریوں کے طرز عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے، کہ انجیل نے تبلیغ کو وسیع کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ صرف بنی اسرائیل تک اسے محدود رکھنے کی ہدائت دی ہے اس کے مقابلہ میں قرآن کریم یہ اعلان کرتا ہے۔ وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیراً و نذیرا۔ میں نے تجھے تمام دُنیا کیطرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اور دنیا کے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اسلام قبول کرے۔

غرض اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے، جو مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر ہر شخص کو دعوت حق دیتا ہے، اور وہی ایک ایسا مذہب ہے، جس کی عبادت گاہ میں شاہ و گدا یکساں اپنا سر خدائے ذوالجلال کے آگے جھکاتے اور اسکی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ لیکن انجیلی تعلیم مختص الزمان اور مختص القوم تھی۔ انجیل نے یہ بھی دعوےٰ نہیں کیا۔ کہ وہ سارے جہان کی ہدائت کے لئے ہے، اور نہ حضرت مسیح نے ایسا دعوےٰ کیا۔ وہ لوگ جو عیسائیت کا پیغام دُنیا کے ہر فرد کو پہنچانا ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے عمل سے حضرت مسیح کے خلاف چلتے، اور آپ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔ پس بے شک اسلام بھی ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اور عیسائیت بھی۔ لیکن دونوں کی تبلیغ میں فرق ہے۔ عیسائیت کا پیغام صرف بنی اسرائیل تک محدود ہے، لیکن اسلام کا پیغام تمام دنیا کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے۔

196

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خلافت احمدیہ پر جماعت کا اجماع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دو اہم امور پر اجماع احادیث وتواریخ سے ثابت ہوتا ہے۔ اول وفات جملہ انبیاء کرام جن میں مسیح علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ دوم خلافت اسلامیہ کا قیام۔ چونکہ امت مسلمہ میں آئندہ زمانہ میں بعض اختلافات پیدا ہونے والے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام کو ان امور پر متفق ومجتمع کر دیا۔ تا ان کا اجماع اختلافی مسائل کو حل کرنے کے لئے بطور حجت ہو۔

پہلے اجماع کی تفصیل یوں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام میں آپؐ کی وفات وحیات کے بارہ میں اختلاف پیدا ہو۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے ان شکوک کا ازالہ فرماتے ہوئے ایک تقریر فرمائی اور آیت ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سے آنحضرت کی وفات پر استدلال کیا۔ اور گذشتہ انبیاء کی وفات کو بطور تائید وسند پیش کیا۔ اسپر تمام صحابہ مطمئن ہوگئے اور کسی ایک نے بھی مسیح علیہ السلام کی حیات کے عقیدہ کو پیش کرکے آپ کی تقریر و استدلال پر اعتراض نہ کیا جس سے معلوم ہوا۔ کہ صحابہ کرام مسیح علیہ السلام کے عقیدہ حیات کے قائل نہ تھے۔ اور نہ ہی ان کے اذہان میں کبھی یہ بات آتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس اجماع کو وفات مسیح ناصری کی تائید میں بطور حجت پیش فرمایا ہے۔

صحابہ کرام کا دوسرا اجماع خلافت اسلامیہ اور خصوصاً حضرت ابو بکرؓ کی خلافت پر ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت کے بارہ میں صحابہ کرام کے دو گروہ ہوگئے۔ انصار کا یہ خیال تھا کہ ایک امیر ان میں سے ہو اور ایک مہاجرین میں سے۔ لیکن آخر دونوں حضرت ابو بکرؓ کی خلافت پر متفق ہوگئے اور آپ کی بیعت کرلی۔ خدا تعالےٰ نے آئندہ زمانہ میں ہونے والے ان اعتراضات کی تردید کے لئے صحابہ کا خلافت ابو بکرؓ پر اجماع کروادیا۔ اس اجماع کا ذکر تاریخ الخلفاء میں یوں آتا ہے:

"اجمع الناس علی خلافۃ ابی بکر الصدیق۔ ذالک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فانیعدوا تحت ادیم السماء خیراً من ابی بکر فولوہ رقابھم"

(تاریخ الخلفاء صہ)

پس تمام لوگوں کا حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت پر اجماع ہوگیا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگ مضطرب ہوئے اور انہوں نے آسمان کے نیچے حضرت ابو بکرؓ کے سوا کوئی افضل وجود نہ پایا۔ پس اس کو اپنے اوپر حاکم بنالیا۔ پس جس طرح ان دو اجماعوں نے شریعت اسلامیہ کے بعض اصولی عقائد کا فیصلہ کر دیا ہے اور یہ اجماع ان اختلافی مسائل کو حل کرنے کے لئے نہایت ہی اہمیت رکھتے ہیں۔ بعینہ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کا بعض اہم امور پر اجماع ہوا۔ وہ اجماع بھی سلسلہ کے اصولی اختلافات کو حل کرنے کے لئے بطور حجت و دلیل ہیں۔

پہلا امر جس پر جماعت کا اجماع ہوا۔ یہ ہے کہ الوصیت میں خلافت کے قیام کا ذکر ہے۔ دوسرا امر یہ کہ خلیفہ تمام جماعت کا مطاع و رہنما ہے اور صدر انجمن احمدیہ اس کے ہدایات کے ماتحت کام کرے گی۔

جماعت احمدیہ کے پہلے اجماع کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات لاہور میں ہوئی۔ جب آپکی نعش مبارک کو قادیان لایا گیا۔ تو جماعت کے اندر یہ احساس پیدا ہوا۔ کہ اب حضور علیہ السلام کا کوئی جانشین وخلیفہ ہونا چاہیئے۔ جو کہ سلسلہ کا رہنما و مطاع ہو۔ سب کی نظر انتخاب حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ پر پڑی۔ اور آپکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین و خلیفہ منتخب کیا گیا۔ اور اس کا اعلان یوں کیا گیا:۔

(ا) "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپکی وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربائے حضرت مسیح موعودؑ باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جن کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے حسب ذیل اصحاب موجود تھے:۔

مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمدؐ۔ جناب نواب محمد علی خانصاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب خلیفہ رشید الدین صاحب۔ خاکسار (خواجہ کمال الدین)

یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کو پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح و المہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہوکر بیعت کریں۔ چندوں کے متعلق سردست یہ لکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے چندے جن میں چندہ لنگر خانہ بھی شامل ہے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول بھیجا جائے۔"

خواجہ کمال الدین پلیڈر سیکرٹری انجمن احمدیہ

(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

(ب) "مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں۔ اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپؑ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے۔ کے ہاتھ پر احمدؑ کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔"

دستخط شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ مرزا خدا بخش صاحب (بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

مذکورہ بالا دونوں اعلانات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خلافت اولیٰ کا قیام رسالہ الوصیت کی وصایا کے عین مطابق ہوا ہے۔ اور جماعت میں سے کسی فرد واحد نے بھی اس کے خلاف آواز بلند نہیں کی۔ اور کسی احمدی کے دل میں یہ شک پیدا نہ ہوا۔ کہ رسالہ الوصیت میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کا ذکر تک نہیں کیا۔ اب یہ آپ کی خلافت کا قیام کیسا؟ بلکہ تمام جماعت نے جس میں عمائد پیغام پیش پیش تھے۔ خلافت کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ خلافت احمدیہ کا قیام رسالہ الوصیت کی وصایا کے مطابق ہورہا ہے۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو خلیفہ و جانشین منتخب کیا گیا ہے۔ تمام جماعت آپکی بیعت کرے۔

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں۔ انکو حمل کے پہلے مہینے سے ہی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے۔ دیجائیں۔ تا کہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لیکن آج ڈاکٹر بشارت احمد صاحب محض عداوت محمود کی بناء پر اس اجماع کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ایک رنگ میں وہ اپنے "واجب الاطاعت امیر" و دیگر عمائد پیغام کے اعلان پر خط تنسیخ کھینچ رہے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

(ا) "اور اسی کے ماتحت آپ نے وصیت لکھی۔ اور کسی کو اپنا خلیفہ قرار نہیں دیا۔ بلکہ ایک انجمن بنا کر اُسے اپنا جانشین قرار دیا۔ اُس کے قواعد آپ کی منظوری سے مرتب ہوئے۔ اور انہی قواعد کے ماتحت وہ انجمن حضرت صاحب کی بقیہ زندگی میں سلسلہ کے سارے کاروبار سرانجام دیتی رہی۔ الوصیت میں قطعاً کسی خلافت کا ذکر نہیں۔"

(رسالہ مراۃ الاختلاف صفحہ ۲۸)

(ب) "مسیح موعود نہ انہیں خلفاء کا وعدہ دیا گیا۔ اور نہ ہی انہوں نے اپنی وصیت میں کسی خلیفہ کا ذکر کیا۔" صفحہ ۲۹

مندرجہ بالا دونوں حوالہ جات میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جماعت کے اجماع کی مخالفت کی ہے۔ حالانکہ اگر انہیں جماعت کے متفقہ فیصلہ کا کوئی احترام نہیں۔ تو کم از کم اپنے لیڈر و امیر کی تحریر کا تو پاس چاہیئے۔ مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء کار تو بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء میں اعلان یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ خلافت اولیٰ کا قیام رسالہ الوصیت کے مطابق ہوا ہے۔ جماعت اس امر کو تسلیم کرتی ہے۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کی بیعت کرے۔

مگر آج ڈاکٹر بشارت احمد صاحب فرماتے ہیں کہ رسالہ الوصیت میں تو خلافت کا ذکر تک ہی نہیں۔ گویا جب خلافت اولیٰ قائم ہوئی تھی۔ جماعت کے اندر عالم و فاضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھنے اور سمجھنے والے افراد موجود نہ تھے۔ کہ انہوں نے عدم علم کی وجہ سے جماعت کے اندر خلافت کو قائم کروا دیا۔ جو کہ رسالہ الوصیت کے بالکل خلاف ہے۔ اور اس امر کا انکشاف آج ہمارے روشن دماغ۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ جماعت کے اجماع کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کرنے سے قبل اپنے "امیر" سے استفسار کر لیتے جس کا اعلان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام عین رسالہ الوصیت کے مطابق ہے۔ پھر حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اولؓ کے ہاتھ پر عمائد پیغام کے دو دو دفعہ بیعت کرنے نے بھی اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ کہ خلافت کا قیام عین رسالہ الوصیت کے مطابق تھا۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی جانشین و خلیفہ تھے۔

بہرحال اعلانات مندرجہ اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت کا اجماع اس امر پر ہوا۔ کہ خلافت کا ذکر رسالہ الوصیت میں موجود ہے۔ اور انہیں وصایا کے مطابق خلافت اولیٰ قائم ہوئی۔

جماعت احمدیہ کا دوسرا اجماع اس امر پر ہوا۔ کہ خلیفہ اور صدر انجمن احمدیہ کے کیا اختیارات ہیں؟ خلافت و انجمن کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ اس اجماع میں اس امر کو متفقہ طور پر تسلیم کیا گیا۔ کہ خلیفہ سلسلہ کا مطاع و رہنما ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ اس کی زیر نگرانی اور اس کی ہدایات کے ماتحت اسی طرح کام کرے گی۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کرتی تھی۔

جب حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ تو معتمدین صدر انجمن احمدیہ اور جماعت کی طرف سے یوں اعلان کیا گیا۔

"اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔" (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

بعد ازاں مولوی محمد علی صاحب نے ایک ٹریکٹ بعنوان "ایک ضروری اعلان" شائع کیا۔ اور اُس میں یہ تحریر فرمایا۔ کہ "خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں کی۔ اور اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام خواہ مسائل کے بارہ میں ہوں۔ یا کسی اور بارہ میں انہیں سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔" (صفحہ ۱)

ان دونوں حوالوں سے واضح ہے۔ کہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ۔ مولوی محمد علی صاحب اور جماعت نے خلیفۃ المسیح کے فرمان و احکام کو جماعت کے لئے قابل عمل اور قابل تسلیم قرار دیا ہے۔ اور وہ احکام خواہ کسی بارہ میں ہوں۔ ان کی اتباع ضروری ہے۔ اور آپ کے فرمان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان قرار دیا ہے۔ اب یہ امر سب کو تسلیم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں صدر انجمن آپ کے فرمان کے تابع تھی۔ وہ آپ کی زیر نگرانی و زیر ہدایت کام کرتی تھی۔ اس لئے جو دائرہ عمل انجمن کا مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں تھا۔ وہی دائرہ عمل آپ کے جانشین و خلیفہ کے زمانہ میں ہونا چاہیئے۔ تبھی خلیفۃ المسیح کا فرمان مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کی طرح ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں یہ صدر انجمن انتظامی امور میں آپ کے لئے بطور ممد و معاون تھی۔ نہ کہ آپ پر حاکم۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ یہ صدر انجمن آپ کے جانشین اور خلیفہ کے زمانہ میں بھی اس کی زیر ہدایت و نگرانی کام کرے۔ نہ کہ یہ انجمن اس پر حاکم ہو۔ خلیفہ سلسلہ کا مطاع و رہنما ہے اور سلسلہ میں صدر انجمن بھی شامل ہے۔ اس لحاظ سے صدر انجمن پر واجب ہے۔ کہ وہ خلیفہ کے احکام کی اسی طرح اتباع کرے۔ جیسے وہ

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی

انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں "میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا۔ میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ۔ میں بمسرت کہتا ہوں کہ دلرفز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا۔ جس کیلئے میں آپکا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔" (ترجمہ از انگریزی)

دلرفز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی ناسور لاہوری سور بھگندر داد چنبل کھجلی گلٹی چنڈی مت و مہاسہ کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ عا

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز فیروز پور روڈ۔ لاہور

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو بارہ حیات پیدا کرنے والی غذا

"حبوب جوانی"

استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اکسیر ملیریا

یہ گولیاں ملیریا ایسے موذی مرض کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہیں۔ کھانے کے بعد دونوں وقت پانی سے یا دودھ سے ایک گولی اس وقت کھائیں جبکہ معدہ صاف ہو اور بخار اترا ہوا ہو۔ قیمت چالیس گولیاں ایک روپیہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

197

مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کی کرتی تھی۔ ہاں انتظامی امور میں جب تک خلیفہ کی ہدایت نہ ہو۔ وہ اپنے دائرہ عمل میں خود مختار ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے زمانہ میں بھی خلیفہ وصدر انجمن احمدیہ کے اختیارات کے بارہ میں بحث وتمحیص ہوئی۔ آخر ایک تحریر آپ کی منظوری سے شائع کی گئی۔ جس کو تمام جماعت نے تسلیم کیا۔ یعنی اس کے خلاف کسی دوست نے کبھی اظہار رائے نہ کیا۔ یہ تحریر بھی انجمن اور خلیفہ کے اختیارات پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس تحریر کا ایک حصہ حسب ذیل ہے۔

"اگر کوئی کہے۔ کہ بہت اچھا۔ پھر انجمن روپیہ کے معاملہ میں تو مختار ہونی چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک انجمن مختار ہے۔ مگر اس وقت تک کہ خلیفہ اسے کوئی ہدایت نہ دے۔ کیونکہ خود الوصیّت میں حضرت صاحب نے لکھ دیا ہے۔ کہ انجمن روپیہ کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ خرچ کرے گی۔ پس انجمن کو بہرحال سلسلہ احمدیہ کی ہدایات کے ماتحت کام کرنا پڑے گا۔ اور جس شخص کو تمام افراد سلسلہ احمدیہ اپنا مطاع اور خلیفہ مان لیں گے۔ اس کا حکم گویا سلسلہ احمدیہ کا حکم ہوگا۔ اور اس کی ہدایت کل جماعت کی ہدایت ہوگی۔ پس خود الوصیت کے ماتحت پھر بھی خلیفہ کا حکم بالا رہے گا۔ کیونکہ اس کی رائے سب احمدیوں کی رائے ہے۔ اور احمدیوں کی رائے کے ماتحت چلنا انجمن کا فرض ہے پھر اگر کوئی کہے کہ اس تحریر میں تو دینی معاملات کا لفظ بھی نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں وہی معاملات لئے جائیں گے جو اس وقت انجمن کرتی تھی اور یہ انجمن سے اب پوچھ لینا چاہیئے۔ کہ کیا اس وقت فتووں کا اجراء۔ جماعت کی عام نگرانی۔ ان کو ہدایات جاری کرنا۔ مذہبی رہنمائی یہ کام انجمن کرتی تھی؟ اگر نہیں تو یہ امور اس تحریر سے باہر ہوں گے۔ اس تحریر میں جس واقعہ کو حضرت صاحب نے دینی امر قرار دیا ہے۔ وہ تو مسجد کی تعمیر کا نقشہ ہے۔ جس پر اختلاف تھا کہ مسجد یوں بنے۔ اس سے دینی امور کی تشریح آپ ہی ہو جاتی ہے"

(خلافت احمدیہ صفحہ ۲۵-۲۶ مطبوعہ ۲۳ نومبر ۱۹۱۴ء)

یہ تحریر خلیفہ اور صدر انجمن کے اختیارات وتعلقات پر روشنی ڈالنے کے بارہ میں کسقدر واضح ہے۔ اس میں خلیفہ کو سلسلہ احمدیہ کا مطاع ورہنماء تسلیم کیا گیا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو اس کے تابع و زیر نگرانی قرار دیا گیا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے دائرہ عمل کو محدود کر دیا گیا ہے۔ یعنی بعض مالی اور انتظامی امور صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کئے گئے۔ اور اس کے وہی فرائض قرار دیئے گئے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس پر عائد کئے گئے تھے۔ ان کو ہدایات جاری کرنا۔ اور مذہبی رہنمائی یہ سب خلیفہ کے اختیار میں ہے۔ اور اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ بھی اس کے تابع ہے۔

یہ صرف تحریر ہی نہیں بلکہ ان تمام امور کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ خلافت اولےٰ میں صدر انجمن احمدیہ بھی قائم تھی۔ اور اپنا کام کرتی تھی۔ مگر وہ تمام امور کو خلیفۃ المسیح اولؓ کی ہدایات کے ماتحت سرانجام دیتی تھی۔ یہی عمائد پیغام اسوقت مجلس معتمدین کے رکن تھے۔ اور یہ سب بلاچون وچرا خلیفۃ المسیح اولؓ کے احکام کی اتباع کرتے تھے۔ پس ان حضرات نے خود اپنے طرز عمل سے خلافت وصدر انجمن احمدیہ کے تعلقات و اختیارات وغیرہ کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اب مخالفت کیا معنے رکھتی ہے؟ نہایت ہی افسوس ہے ان لیڈران پیغام پر کہ انہوں نے محض عداوت کی بناء پر خلافت سے انکار کیا۔ اور اس طرح جماعت کے دو بڑے اجماعوں کے خلاف قدم اٹھا کر اپنی کجروی کا ثبوت دیا۔

خاکسار شریف احمد امینی مولوی فاضل
مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فوج میں بھرتی ہونیوالے احمدی دوستوں اور انکے والدین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں جماعت قائم ہے تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ سے بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کرلیں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں کوئی روک ہو۔ تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں۔ نیز جماعتوں کے عہدیداروں کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرماویں۔ اور وضاحت سے تحریر کریں۔ کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے۔ تا جن دوستوں سے وہ چندہ وصول نہ ہو رہا ہو۔ ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

ناظر بیت المال

تحریک جدید کے دس سالہ جہاد کی منزل قریب آگئی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے حضور سے جب تحریک جدید سال ہشتم کی قربانیوں کا مطالبہ ہوا۔ تو اس میں مخلصین جماعت کے لئے یہ ہدایت بھی تھی۔ کہ "میں ان آخری تین سالوں کی تحریک میں سے پہلے سال (سال ہشتم) کی تحریک کرتے ہوئے پھر دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بیدار ہو جائیں۔ اور سمجھ لیں کہ ان کی منزل ان کے قریب آگئی ہے۔ اب کسی لمبی قربانی کا سوال نہیں۔ بلکہ صرف تین سال قربانی کرنے کا مطالبہ ہے۔ اس لئے وہ صرف اتنی کوشش نہ کریں۔ جو انہیں قربانی کے کم سے کم معیار پر رکھے۔ بلکہ تین سال کا عرصہ چونکہ نہایت محدود عرصہ ہے۔ اور جلدی ختم ہو جانے والا ہے۔ اس لئے ان کو چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ زور اور زیادہ ہمت سے کام لیں۔ اور اس سال پھر اپنی قربانی کی رفتار کو بڑھا دیں"

اس کے مطابق کیپٹن ملک سلطان محمد خاں صاحب کوٹ فتح خاں جو سال ہفتم میں اپنی طرف سے ۲۴۰/- روپے دے چکے تھے۔ انہوں نے سال ہشتم میں اپنا وعدہ ۶۶۰/- روپیہ کا جو ڈبل ہے کیا۔ اس کے علاوہ اپنی اہلیہ صاحبہ موجودہ کی طرف سے آٹھ سال کا ۳۰۰/- اور اپنی مرحومہ اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ۳۰۰ روپے۔ اور اپنی لڑکی راشدہ سلطانہ کی طرف سے ۱۰۸/- اور اپنے لڑکے رشید خاں صاحب کی طرف سے ۱۰۸/- کا وعدہ کیا۔ یہ کل رقم ۱۴۷۶ روپے ہوتی ہے۔ جو آپ نے ادا کر دی۔ جزاہم اللہ

تحریک جدید کے مجاہدوں کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف سال ہشتم میں ہی نمایاں اضافہ کریں۔ بلکہ سال نہم و سال دہم میں بھی اس پر اضافہ کرتے جائیں۔ کیپٹن صاحب کی طرح احباب اپنے اہل و عیال کی طرف سے دیکر نہ صرف اضافہ کرنیوالوں میں آجاتے ہیں۔ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی تحریک جدید کے دس سالہ

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹ ملنے کا پتہ۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

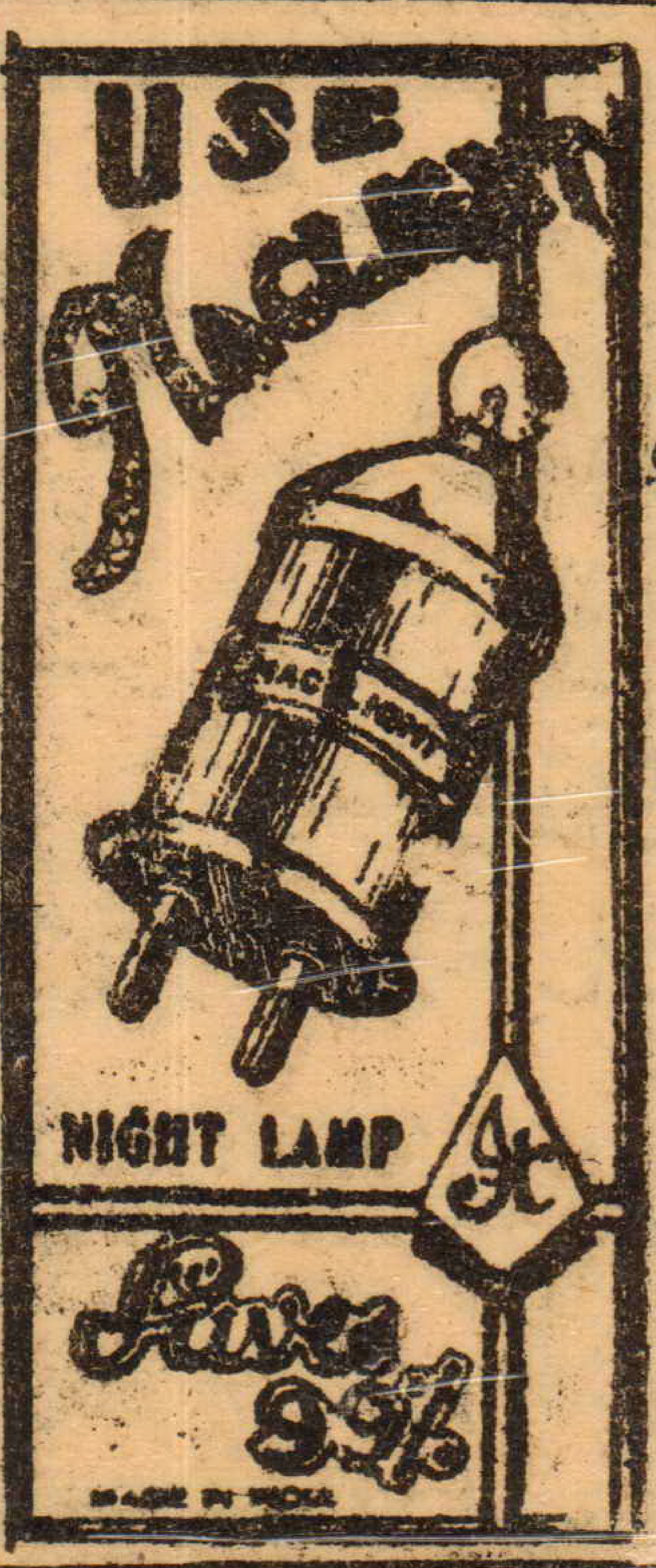

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لیے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے

پتہ۔ ہر جگہ بکتا ہے
فرنس میک ورکس قادیان

B-73

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۶ر اکتوبر۔ فضائی ہیڈ کوارٹرز کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی طیاروں نے اتوار ۲۵ر اکتوبر کو شمالی مشرقی آسام اور چاٹگام کے ہوائی اڈوں پر بم گرائے۔ بہت کم شہری اور فوجی اس بمباری کا نشانہ بنے اور معمولی سا نقصان ہوا ان علاقوں میں جو مزدور کام کر رہے تھے انہوں نے بڑی حوصلہ مندی اور دلیری کا ثبوت دیا اور اپنا کام جاری رکھا۔ ۲۶ر اکتوبر کی صبح کو بھی جاپانی طیاروں نے شمالی مشرقی آسام کے فضائی اڈہ پر چھاپہ مارا اور کچھ بم گرائے۔ ابھی تک نقصان کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ایک جلتا ہوا جاپانی طیارہ زمین پر گر پڑا اور ۲ جاپانی ہوا باز چھتریوں کے ذریعہ نیچے اُترے کل جاپانی طیاروں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس میں کم از کم چار جاپانی طیارے یقینی طور پر گرا لئے گئے۔ چنگ کنگ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سیام اور ہند چینی کی سرحد پر امریکی طیاروں نے زبردست چھاپہ مارا۔ اور وزنی بم گرائے جس سے دشمن کا بہت نقصان ہوا۔

قاہرہ ۲۶ر اکتوبر۔ ایک مشترکہ جنگی اعلان مظہر ہے کہ کل جنگ جاری رہی۔ متعدد چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں دونوں اطراف کی بکتر بند گاڑیوں نے حصہ لیا۔ جرمنوں اور اطالویوں نے برطانی فوجوں کو اس علاقہ سے جن پر وہ قابض ہو چکی ہیں نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن محوری افواج کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔ برطانی فوج نے کل چھ بجے تک ۱۴۵۰ جرمن اور اطالوی سپاہی گرفتار کر لئے تھے۔ ہفتہ اتوار اور سوموار کو میدان جنگ اور محوری مورچوں پر برطانوی اور امریکی طیارے زبردست بم باری کرتے رہے۔ آج تمام دن برطانوی لڑاکے طیارے میدان جنگ پر گشت کرتے رہے۔

ماسکو ۲۶ر اکتوبر۔ رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ بحیرہ اسود کے ساحل کے ساتھ ساتھ روسی بحری فوجوں نے بارہ دن کی قیامت خیز جنگ کے بعد چار گنجان آباد بستیوں اور تین پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ نووروسسک کے جنوب مشرق اور مغربی کاکیشیا میں آٹھ سو جرمن ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہوئے۔ اور روسیوں نے بہت بڑے سامان جنگ پر قبضہ کر لیا۔ سٹالن گراڈ میں فیکٹریوں کے علاقہ پر توپوں کی شدید گولہ باری کے بعد پیادہ فوجوں نے ٹینکوں کی مدد سے حملہ کر دیا۔ روسی توپوں نے شدید گولہ باری کر کے پوری جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا اور جرمن فوجی لاریوں کو تباہ کر دیا۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ برطانی طیاروں نے میلان پر یکے بعد دیگرے دو حملے کئے۔ اور دھماکوں سے پھٹنے والے بم گرائے۔ جس کی وجہ سے میلان کے کارخانوں میں جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ رات کو برطانی طیاروں نے پھر میلان پر حملہ کیا اور چار چار سو پونڈ وزنی بم گرائے۔ یہ بم ایک طیارہ ساز کارخانے پر لگے۔ اور تمام کارخانہ کو تودۂ خاک بنا دیا۔ صبح کی لگی ہوئی آگ رات کو بھڑکتی رہی اور اسی کی روشنی میں برطانوی طیاروں نے زور کی بم باری کی۔

نیو یارک ۲۶ر اکتوبر۔ جنرل سٹیل ول کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل اتوار کو امریکی بمبار اور شکاری طیاروں نے ہانگ کانگ کی بندرگاہ میں کھڑے جہازوں پر چھاپہ مارا۔ ہانگ کانگ اور کولون کے رقبہ پر امریکی طیاروں نے بیس ٹن وزنی بم گرائے۔ کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی بم باری کرنے کے بعد جب امریکی طیارے اپنے اڈوں کو لوٹ رہے تھے۔ ان کی ٹکر اٹھارہ جاپانی لڑاکے طیاروں سے ہو گئی۔ دس جاپانی طیارے یقینی طور پر اور پانچ غالباً تباہ ہو گئے۔

بمبئی ۲۶ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یہ خبر بے بنیاد ہے کہ مسز گاندھی فوت ہو گئیں۔ ان کی صحت بحال ہو رہی ہے۔

دھولیہ ۲۶ر اکتوبر۔ ایگزیکٹو انجینیئر کا دفتر نذرِ آتش ہو گیا۔ تھوڑے سامان اور چند کاغذات کے سوا کچھ نہ بچایا جا سکا۔ یہ دفتر شہر کے وسط میں واقع تھا۔ پولیس نے آگ بجھانے میں سرگرمی سے مدد دی۔

احمد آباد ۲۶ر اکتوبر۔ ایک میونسپل سکول کو جلانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن پولیس نے آگ بجھا دی ایک اور سکول کے فرنیچر کو نقصان پہنچایا گیا۔

ملبورن ۲۶ر اکتوبر۔ اتحادی طیاروں نے کوپانگ۔ کادیونگ اور کوکوڈا پر زبردست بمباری کی۔ اون سٹینلے کی پہاڑیوں میں ابھی تک جنگ جاری ہے۔ اور آسٹریلین فوجیں کوکوڈا کی بیرونی بستیوں میں پہنچ گئی ہیں۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں سر منوہر لال فنانس ممبر نے ضمنی تخمینہ جات قسط اول بابت سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء پیش کئے۔ ایک مطالبہ صوبہ میں سیکیورٹی انٹیلیجنس سٹاف کے قیام کے لئے ۱۴۰۱۸۳۳۳ روپیہ کا ہے۔ اب جبکہ ہندوستان کو مشرق اور مغرب دونوں کی طرف سے خطرہ ہے۔ ضروری خیال کیا گیا ہے کہ حملوں کی سرگرمیوں کا پتہ لگانے اور انکا انسداد کرنے کیلئے سیکیورٹی انٹیلیجنس سٹاف مقرر کیا جائے۔ یہ سٹاف ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس، ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ دو ہندوستانی انسپکٹروں، ۳۰ سب انسپکٹر، ۱۲۲ اسسٹنٹ سب انسپکٹر ۱۴۲ ہیڈ کانسٹیبل اور کئی کانسٹیبلوں سویلین کلرکوں پر مشتمل ہوگا۔ یہ سٹاف دورانِ جنگ اور جنگ کے بعد چھ ماہ تک رہے گا۔

صوبہ میں سوک گارڈ کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ۱۹۰۶۸۶۰ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے۔ تمام سوک گارڈوں کو بڑے بڑے کوٹ مہیا کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے گندم کی قلت کے سلسلے میں مختلف مراکز پر ۶۰ ہزار ٹن گندم اور ۲۰ ہزار ٹن چنے خرید کر سٹور کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ خریدنے کا کام کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ شروع ہے۔ اس اقدام کا یہ مقصد ہے کہ سلسلہ رسل و رسائل کی تکلیف کے وقت اور گندم کے قحط کی صورت میں سٹاک مل سکے۔ اس مقصد کے لئے ایک کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے۔

امرتسر ۲۶ر اکتوبر۔ امرت سر میں کچھ ہوٹل والے اور کچھ دوکاندار پیسوں کی جگہ ایک ایک پیسے والے ٹکٹ دے رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ چالاک بیوپاری پیسے کے سکوں کا سٹاک کر رہے ہیں۔ اور انہیں پگھلا کر تانبا اکٹھا کرتے ہیں۔ کیونکہ تانبا کا بھاؤ بڑھ گیا ہے اور ایک پیسہ میں جسقدر تانبہ ہوتا ہے۔ اسکی قیمت ایک پیسہ سے زیادہ ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۶ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو آئندہ سال کے شروع میں ریٹائر ہو جائیں گے۔ آپ نے اپنے عہدہ میں مزید توسیع کو منظور نہیں کیا۔ آپکا جانشین کون ہوگا؟ اسکے متعلق لنڈن میں ڈیوک آف ڈیون شائر کا نام لیا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ اور نام بھی لئے جا رہے ہیں۔ مگر انہیں اس قدر اہمیت نہیں دی جا رہی۔ اس سلسلہ میں جلد ہی اعلان کی توقع ہے۔

لنڈن ۲۵ر اکتوبر۔ مڈلینڈ پر کل جرمن ہوائی جہازوں نے جو بمباری کی تھی۔ اس کے نتیجہ میں بہت سے مکانات بالکل تباہ ہو گئے ہیں ہوائی جہازوں سے بازاروں میں گولیاں چلائی گئیں۔

خوشخبری

دوستوں کے شدید تقاضوں کے بعد

دواخانہ نور الدینؓ قادیان کی نئی پیشکش

آجکل ملیریا بخار کا زور ہے لیکن ساتھ ہی اس کا حکمی علاج بھی موجود ہے۔ آج ہی دواخانہ نور الدین قادیان کی عجیب و غریب دوا "قرص بخار" طلب فرماویں جو ملیریا کا حکمی علاج ہے۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ بارہ آنے
" پچاس قرص ایک روپیہ۔
محصولڈاک علاوہ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی